قبرِ شرعی کی تعریف اور عذاب وثواب کی حقیقت

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام درج ذیل مسئلہ میں کہ اہلسنت والجماعت کے نزدیک مرنے کے بعد اس مٹی والی عرفی قبر میں عذاب وثواب صرف جسم کو ہوتا ہے یا صرف روح کو یا دونوں کو، فتویٰ کس بات پر ہے؟ یا عذاب وثواب ہوتا ہی نہیں؟ مرنے کے بعد اور قبر کی تعریف کیا ہے؟ کچھ لوگ زمینی قبر کو قبر ہی نہیں مانتے۔

سائل: محمد رفیع، ساہیوال ضلع سرگودھا

الجواب باسم الوهّاب

تمام اہلسنت والجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ مرنے کے بعد قبر میں روح اور بدن دونوں کو اکٹھے ایک دوسرے کے تعلق کے ساتھ اعمال کے مطابق عذاب و ثواب ہوتا ہے البتہ معتزلہ اور خارجی، رافضی یعنی شیعہ لوگ اس عقیدہ کے منکر ہیں۔

و فی الشامية: قال اهل السنة و الجماعة عذاب القبر حق ...... فيعذب اللحم متصلا بالروح متصلا بالجسم فيتا لم الروح مع الجسد.

(باب الجمعة، ج۱، ص ۶۱۰، مصری قديم)

ايضاً: و لا يرد تعذيب الميت فی قبره لانه توضع فيه الحيٰوة عند العامة بقدر ما يحس به الالم و البنية ليست بشرط عند اهل السنة ....

(ج۳، ص ۲۰۱، شامی)

و فی شرح المقاصد: اتفق الاسلاميون علیٰ حقية سوال منكر و نكير فی القبر و عذاب الكفار و بعض العصاة فيه و نسب خلافه الیٰ بعض المعتزله. (ج۲، ص ۲٤۰، المبحث السادس)

ايضاً: قال فی خاتمه: اتفق اهل الحق علیٰ ان الله يعيد الی الميت فی القبر نوع حيٰوة قدر ما يتالم و يتلذّذ و يشهد بذٰلك الكتاب و الاخبار و الاٰثار. (ج۲، ص۲٤۲)

و فی الشرح لعقيدة الطحاوية: كذٰلك عذاب القبر يكون للنفس و البدن جميعًا باتفاق اهل السنة و الجماعة. (ص ۳۳۰)

و فی تنقيح الرواة علی المشكوٰة: مذهب اهل السنة اثبات عذاب القبر خلافًا للخوارج و المعتزلة ...... فانهم نفوا ذٰلك.

(ج۱، ص ۳۱،۳۲)

تنبیہ: مرنے کے بعد میت کا جسم یا جسم کے ذرّات جہاں کہیں ہوں وہی اُس کی قبر ہے، خواہ اس مٹی والی عرفی، شرعی قبر میں یا غرق ہو گیا ہو یا جل گیا ہو وغیرہ، وہیں اُس سے روح کے تعلق کے ساتھ سوال وجواب اور عذاب وثواب ہوگا جیسا کہ قرآن کریم میں میت کے دفن ہونے کی جگہ کو بھی قبر کہا گیا ہے (پارہ نمبر ۱۰ آیت نمبر ۸۴ سورۃ التوبۃ) اور حدیث میں بھی دفن ہونے کی جگہ تو قبر کہا گیا ہے دیکھیے۔ بخاری شریف ج ا ص ۱۷۸۔ان العبد اذا وضع فی قبره الخ اور شارحینِ حدیث نے بھی تائید کی ہے، دیکھیے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (ج ا، ص ۱۹۷)، عبارت یہ ہے: كُلُّ مَوْضِعٍ فِيْهِ مَقَرُّهٗ فهو قَبْرُهٗ۔ یعنی ہر ایسی جگہ جس میں میت قرار پکڑتا ہے وہی اُس کی قبر ہے۔ اسی طرح حکیم الامت مجدد الملت شاہ اشرف علی حنفی چشتی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں: حقیقت قبر کی محلِ وجودِ میت ہے (امداد الفتاویٰ، ج ۴، ص ۴۶۷) اسی طرح حکیم الامت کے خلیفۂ مجاز علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اب ظاہر ہے کہ یہ بعث (قبر سے اٹھنا) صرف انھی مردوں کے لیے مخصوص نہیں جو تودۂ خاک کے اندر دفن ہوں بلکہ ہر میت کے لیے ہے خواہ وہ کسی حالت اور کسی عالم میں ہو اسی لیے قبر سے مقصود ہر وہ مقام ہے جہاں مرنے کے بعد جسمِ خاکی نے جگہ حاصل کی (سیرۃ النبی، ج ۴، ص ۶۳۸) اور بعض اکابر سے جو عبارات مذکورہ بالا تعریفات سے مختلف ثابت ہیں ان کے بارے حضرت مفتی محمد عبداللہ ڈیروی رحمۃ اللہ علیہ (مفتی اول خیر المدارس ملتان) کی عبارت یہ ہے: بعض حضرات نے جو قبر سے مراد عالمِ برزخ لیا اور گڑھے کے قبر ہونے کی نفی کی ہے اس سے مقصود تعمیم (یعنی قبر عام ہے) اور قبر کو گڑھے میں منحصر سمجھنے کی نفی ہے (خیر الفتاویٰ: ج ۳، ص ۲۲۸) یعنی قبر کا مفہوم عام ہے صرف اسی زمینی گڑھے کو قبر نہیں کہتے بلکہ ہر وہ جگہ جہاں میت کے ذرّات یا جسم ہو

چاہے وہ زمین کے پیٹ میں ہو یا پانی کے پیٹ میں یا درندہ کے پیٹ میں تو یوں کہنا درست ہے کہ یہ زمینی گڑھا بھی قبر ہے تا کہ قرآن وحدیث وفقہ کی صریح نصوص کا انکار لازم نہ آئے۔

اس لیے صورت مسئولہ میں اسی زمینی قبر میں بھی عذاب وثواب بتعلقِ روح ماننا شرعاً ضروری ہے وگرنہ فاسق مُعلن، بدعتی خارج از اہلسنت والجماعت ہوگا۔

(مزید تفصیل کے لیے''حیات انبیاء کرام''از فقیہ زماں حضرت مولانا مفتی سیّد عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ،''تسکین الصدور''از امامِ اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ اور''مقامِ حیات''از علامہ خالد محمود صاحب دامت برکاتہم وغیرہ ملاحظہ ہوں) و فی ھذا کفایة لمن له درایة.

....

فقط واللہ اعلم

کتبہ محمد اعظم ہاشمی غفرلہٗ الغنی

مدرس جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

۲۶ / رجب ۱۴۲۲ھ

تصدیق

محقق اہلِ سنت حضرت مولانا مفتی سیّد عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہم

(صدر دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا)

الجواب بهذ التفصيل صحيح

احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہٗ

۲ / رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ

دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا